

سپریم کورٹ رپورٹس (1997) SUPP. 5 ایس سی آر

مولن روج پرائیویٹ لمیٹڈ

بنام

کمرشل ٹیکس آفیسر اور دیگران

12 نومبر 1997

[ایس۔ پی۔ بھروچا اور سوہاس سی۔ سین، جسٹسز]

سیلز ٹیکس:

بنگال فائننس (سیلز ٹیکس) ایکٹ، 1941:

دفعہ 2 (جی) (iii) اور 26 اے-ریستوراں-کھانے پینے کی اشیاء کے ساتھ دیگر خدمات پیش کی جاتی ہیں-کھانے اور مشروبات کے لئے گاہکوں سے الگ سے ٹیکس وصول نہیں کیا جاتا-اس پر سیلز ٹیکس ادا کرنے کی کوئی ذمہ داری نہیں-کمرشل ٹیکس افسر-سیلز ٹیکس اور جرمانے کا نفاذ-ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ درخواست گزار 7 ستمبر 1978 سے ایکٹ میں ترمیم تک ٹیکس استثنیٰ کا حقدار ہے-اپیل پر، مقننہ نے استثنیٰ دینے کے مقصد کے لئے ایک درست درجہ بندی کی ہے-اپیل کنندہ کا معاملہ ایکٹ کی دفعہ 26 اے کی ذیلی دفعہ (2) کی شق (اے) کے تحت آتا ہے-اس طرح 7 ستمبر 1978 سے ایکٹ میں ترمیم تک استثنیٰ کا حقدار ہے-

دفعہ 26A کی ذیلی دفعہ (2) کی شق (a) اور (b)-سیلز ٹیکس پر مختلف مدت کی چھوٹ دے کر ریستورانوں اور ہوٹلوں کے درمیان فرق کیا گیا-اس عدالت کے دو مختلف فیصلوں پر مبنی اعتماد-کی درستی-منعقد ہوئی، ایک قابل فہم اور عقلی بنیاد پر درجہ بندی-اس طرح ایک درست درجہ بندی-

آئین ہند، 1950 : بنگال فائننس (سیلز ٹیکس) ایکٹ، 1941- دفعہ 26 اے- آئین کی خلاف ورزی نہیں ہے۔

درخواست گزار اپنی ایک ریستوران چلا رہی تھی جو کھانے اور مشروبات کے علاوہ اپنے گاہکوں کو مختلف خدمات اور سہولیات فراہم کرتی تھی۔ درخواست گزاروں کا مقدمہ یہ تھا کہ ایسوسی ایٹڈ ہوٹلز لمیٹڈ کے 4 جنوری 1972 کے فیصلے کے پیش نظر اس کی جانب سے فراہم کردہ کھانے اور مشروبات پر سیلز ٹیکس ادا کرنے یا وصول کرنے کی کوئی ذمہ داری نہیں تھی کیونکہ ان سے الگ سے چارج نہیں کیا گیا تھا بلکہ اپنے صارفین کو فراہم کی جانے والی مختلف خدمات اور سہولیات کے بلوں میں شامل کیا گیا تھا۔ تاہم کمرشل ٹیکس آفیسر نے اپیل کنندہ پر سیلز ٹیکس اور جرمانے عائد کرتے ہوئے یکطرفہ اور بہترین فیصلہ سنایا۔ مطالبے کے مطابق سیلز ٹیکس ادا نہ کرنے پر سرٹیفکیٹ کا مقدمہ شروع کر دیا گیا۔

7 ستمبر 1978 کو شمالی ہندوستان میں ریستوراں اور کھانے پینے کے گھروں کو ان کی طرف سے پیش کیے جانے والے کھانے پر سیلز ٹیکس کی ادائیگی سے استثنیٰ دیا گیا تھا۔ اس طرح اس عدالت کے دو فیصلوں کے ذریعہ ریستورانوں اور ہوٹلوں کو ان کے ذریعہ پیش کیے جانے والے کھانے اور مشروبات پر سیلز ٹیکس کی ادائیگی سے استثنیٰ دیا گیا تھا۔ مذکورہ فیصلوں سے پیدا ہونے والی صورتحال کو بحال کرنے کے لئے آئین کے آرٹیکل 366 میں ترمیم کی گئی اور ذیلی شق 29 اے کو "اشیاء کی خرید و فروخت پر ٹیکس" کی تعریف میں شامل کیا گیا۔ نتیجتاً بنگال فائننس (سیلز ٹیکس) ایکٹ، 1941 کے دفعہ 2 (جی) (3) میں "فروخت" کی تعریف میں ترمیم کی گئی اور دفعہ 26 اے شامل کیا گیا۔

درخواست گزار نے ہائی کورٹ سے رجوع کرتے ہوئے الزام لگایا کہ وہ اپنے گاہکوں کو پیش کیے جانے والے کھانے پر سیلز ٹیکس ادا کرنے کا ذمہ دار نہیں ہے۔ ہائی کورٹ نے سیلز ٹیکس افسر کو مذکورہ سرٹیفکیٹ کے مقدمات میں کارروائی سے روکنے کا حکم جاری کیا۔ ٹرانسفر پر ٹیکمیشن ٹریبونل نے درخواست خارج کرتے ہوئے کہا کہ اپیل گزار کا کیس ایکٹ کی دفعہ 26 اے کی ذیلی دفعہ (2) کی شق (اے) کے تحت آتا ہے اور اس طرح وہ 7 ستمبر 1978 سے ایکٹ میں ترمیم تک ٹیکس استثنیٰ کا حقدار ہے۔ ٹریبونل کے حکم سے ناراض ہونے کی وجہ سے اپیل کنندہ نے موجودہ اپیل کو ترجیح دی ہے۔

درخواست گزار کی دلیل یہ تھی کہ ایکٹ کی دفعہ 26 اے میں شق (اے) میں ریستوراں کے ذریعہ کھانے کی فراہمی اور شق (بی) میں کسی دوسرے ادارے کی طرف سے سیلز ٹیکس سے استثنیٰ دینے کے لئے کھانے کی فراہمی کے درمیان غیر منطقی اور غیر منطقی فرق کیا گیا ہے۔

اپیل مسترد کرتے ہوئے، اس عدالت نے

منعقدہ 1.1: مقننہ نے اس عدالت کے فیصلوں کی بنیاد پر ہوٹلوں اور ریستورانوں کو ان کے ذریعہ فراہم کردہ کھانے پر سیلز ٹیکس کی ادائیگی سے استثنیٰ دینے کے مقصد سے ایک جائز درجہ بندی کی ہے۔ (130-اے جے)

اسٹیٹ آف پنجاب بنام ایسوسی ایشن ہوٹلز آف انڈیا لمیٹڈ، (1972) 1 ایس سی سی 472 اور ناردرن انڈیا کیٹرز (انڈیا) لمیٹڈ، بنام لیفٹیننٹ گورنر آف دہلی، (1978) 4 ایس سی سی 36، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

1.2۔ ایک ریستوراں کی جانب سے اپنے گاہکوں کو کھانے پینے کی اشیاء کی فروخت سے ناردرن انڈیا کیٹرز (انڈیا) لمیٹڈ کے معاملے میں نمٹا گیا جہاں 7 ستمبر 1978 کو فیصلہ سنایا گیا۔ دفعہ 26 اے (2) کی شق (اے) میں ریستوراں یا کھانے پینے کے گھروں کو استثنیٰ اس فیصلے کی تاریخ سے دیا گیا ہے۔ جب دفعہ 26 اے نے سابقہ اثر کے ساتھ ٹیکس کی وصولی کی توثیق کی تو مقننہ نے اس بات کو یقینی بنایا کہ جن افراد نے اس عدالت کے مذکورہ بالا دو فیصلوں کی بنیاد پر ٹیکس وصول نہیں کیا تھا ان پر سابقہ اثر سے ٹیکس کا بوجھ نہیں ڈالا جائے گا۔ ریستوراں اور کھانے پینے کے گھروں کو ناردرن انڈیا کیٹرز (انڈیا) لمیٹڈ کیس یعنی 7 ستمبر 1978 میں فیصلے کی تاریخ سے استثنیٰ دیا گیا تھا۔ دیگر کو 4 جنوری 1972 کو اور اس سے استثنیٰ دیا گیا تھا یعنی میسرز ایسوسی ایٹڈ ہوٹلس آف انڈیا لمیٹڈ کے معاملے میں فیصلے کی تاریخ۔ درجہ بندی ایک قابل فہم بنیاد پر کی گئی ہے۔ اس میں کوئی غیر منطقی بات نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ دونوں فیصلوں میں ایک ہی اصول پر عمل کیا گیا ہو لیکن دونوں فیصلوں میں ٹیکس دہندگان کے دو مختلف طبقات سے نمٹا گیا ہے۔ (129-سی-ایف)

2۔ بنگال فائننس (سیلز ٹیکس) ایکٹ، 1941 کی دفعہ 26 اے کے آئینی جواز کا سوال ٹریبونل کے سامنے نہیں اٹھایا گیا تھا اور ٹریبونل کے حکم کے خلاف اپیل میں احتجاج نہیں کیا جاسکتا تھا۔ کسی بھی صورت میں یہ الزام بے بنیاد ہے کہ ہوٹل اور ریسٹوراں کے درمیان غیر منطقی اور غیر منطقی فرق کیا گیا ہے۔ (128-جی:129-اے)

3۔ اس ایکٹ کی سابقہ کارروائی بہت سے ٹیکس دہندگان کو مختلف طریقوں سے متاثر کرنے کے لئے پابند ہے۔ لیکن اس سے یہ شق غیر آئینی نہیں ہوگی۔ (129-جی)

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : 1992 کی دیوانی اپیل نمبر 2340 (این ٹی)۔

1990 کے مقدمہ نمبر آر این 33 (ٹی) میں مغربی بنگال ٹیکسیشن ٹریبونل کے 12.6.91 فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزار کی طرف سے ایس۔ بی۔ سانیاں اور بی۔ بی۔ سنگھ۔

این۔ سننوش ہیگڈے، جے۔ آر۔ داس، ڈی۔ کے۔ سنگھ اور ڈی۔ کرشنن جو اب دہندگان کے لئے سنبھا اور داس۔

عدالت کا فیصلہ درجہ ذیل سنایا گیا:

جسٹس، سین : درخواست گزار مولن روج انڈین پینیز ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ کمپنی ہے۔ اس کا کاروبار 20، پارک اسٹریٹ، کلکتہ - 16 میں ایک ریسٹوراں چلانے پر مشتمل ہے۔ کھانے پینے کے علاوہ، یہ گاہکوں کو مختلف خدمات اور سہولیات فراہم کرتا ہے۔ ریسٹوراں ایگزیکٹو اینڈ اینڈ ہے۔ اس میں بیٹھنے کی جگہ، ہلکی روشنی اور موسیقی بھی فراہم کی جاتی ہے۔ ہائی کلاس کروکری اور کٹلری فراہم کی جاتی ہے۔ ریسٹوراں میں اعلیٰ تربیت یافتہ

اسٹیورڈز بھی کام کرتے ہیں جو اچھے کپڑے پہنتے ہیں۔ گاہکوں کو ذاتی اور فوری انفرادی توجہ دی جاتی ہے۔ گاہک گھریلو استعمال کے لئے ریستوراں سے کوئی کھانا نہیں لے جاسکتے ہیں۔ یہاں تک کہ کھانے اور پینے کے غیر استعمال شدہ یا غیر استعمال شدہ حصوں کو بھی گاہکوں کے ذریعہ لے جانے کی اجازت نہیں ہے۔ کاؤنٹر پر کھانے پینے کی اشیاء کی کوئی فروخت نہیں ہے۔

اس عدالت نے ریاست پنجاب بنام ایسوسی ایٹڈ ہوٹلز آف انڈیا لمیٹڈ، [1972] 1 ایس سی سی 472 کے معاملے میں کہا کہ ہوٹل مالک اور ہوٹل میں آنے والے کے درمیان لین دین لازمی طور پر خدمت کا باعث تھا۔ اس سروس سے وابستہ سہولیات کے ایک حصے کے طور پر، ہوٹل میں مقررہ اوقات میں کھانا فراہم کیا جاتا ہے۔ ریونیو ہوٹل مالکان کے بلوں کو اس بنیاد پر تقسیم کرنے کا حق دار نہیں تھا کہ بلوں میں نہ صرف رہائش کے چارجز شامل تھے بلکہ کھانے پینے کی اشیاء کے چارجز بھی شامل تھے تاکہ انہیں پنجاب جنرل سیلز ٹیکس ایکٹ کے تحت لایا جاسکے۔ واضح رہے کہ یہ کیس ایک ہوٹل کی جانب سے رہائشیوں کو کھانے کی فراہمی پر سیلز ٹیکس عائد کرنے کے سوال سے متعلق تھا۔

درخواست گزار کا معاملہ یہ ہے کہ قانونی مشورے پر اور مذکورہ فیصلے کی بنیاد پر اس نے اپنے گاہکوں کو فراہم کردہ کھانے اور مشروبات کے لئے کوئی سیلز ٹیکس وصول نہیں کیا۔ درخواست گزار کی جانب سے فراہم کردہ کھانے اور مشروبات پر سیلز ٹیکس ادا کرنے یا وصول کرنے کی کوئی ذمہ داری نہیں تھی کیونکہ ان کے لئے الگ سے چارج نہیں کیا گیا تھا بلکہ اس کے ذریعہ اپنے گاہکوں کو فراہم کی جانے والی مختلف خدمات اور سہولیات کے بلوں میں شامل کیا گیا تھا۔ تاہم 26.4.78 کو کمرشل ٹیکس آفیسر نے 31.3.74، 31.3.75، 31.3.76 اور 31.3.77 کو ختم ہونے والی چار ماہیوں کے سلسلے میں ایک طرفہ، بہترین فیصلہ سنایا جس میں اپیل کنندہ پر سیلز ٹیکس اور جرمانے عائد کیے گئے۔ چونکہ درخواست گزار مطلوبہ ٹیکس ادا کرنے میں ناکام رہا، لہذا سرٹیفکیٹ کا مقدمہ شروع کیا گیا۔ درخواست گزار کا کیس یہ ہے کہ وہ اپنے ریستوراں میں فروخت ہونے والے کھانے پینے پر سیلز ٹیکس ادا کرنے کا ذمہ دار نہیں ہے۔ ایسوسی ایٹڈ ہوٹلز (سپرا) کے معاملے میں طے شدہ اصول اس کے معاملے میں پوری طاقت سے لاگو ہوتے ہیں۔

ایک ریستوراں کی جانب سے اپنے گاہکوں کو براہ راست فروخت کیے جانے والے کھانے کی وصولی کا سوال ناردرن انڈیا کیٹرز (انڈیا) لمیٹڈ بنام دہلی کے لیفٹیننٹ گورنر کے معاملے میں زیر غور آیا، [1978] 4 ایس سی سی 36 کا فیصلہ 7 ستمبر 1978 کو ہوا۔ یہ بنگال فائننس (سیلز ٹیکس) ایکٹ، 1941 کے تحت ایک معاملہ تھا، جیسا کہ مرکز کے زیر انتظام علاقہ دہلی تک بڑھایا گیا تھا، سوال یہ تھا کہ کیا ریستوراں میں آرام دہ مہمانوں کو کھانے کی خدمت فروخت کے طور پر قابل ٹیکس تھی۔ (اے) جب فی کھانے کے لئے فیس ایک ساتھ تھی یا (بی) جب ان کا حساب لگایا گیا تھا، فی ڈش۔ یہ کہا گیا تھا کہ ریونیولین دین کو دوصوں میں تقسیم کرنے کا حق دار نہیں تھا، ایک خدمت کا اور دوسرا کھانے پینے کی اشیاء کی فروخت کا۔ ہوٹلوں کے معاملے کی طرح ایک نقطہ نظر اپنایا گیا تھا۔ یہ وضاحت کی گئی تھی کہ کلاسیکی قانونی نقطہ نظر یہ تھا کہ جب مہمان نوازی کے ذریعہ متعدد خدمات فراہم کی جاتی ہیں تو، کھانے کی فراہمی کو جسمانی خواہش یا انسانی ضرورت کی تسکین کے طور پر سمجھا جانا چاہئے۔ گاہک نے جس چیز کے لئے ادائیگی کی اس میں کھانے کی قیمت سے زیادہ شامل تھا۔ اس میں وہ سب کچھ شامل تھا جو خدمت کے تصور میں داخل ہوا تھا، (اس نے فراہم کردہ خدمت کے عنصر کے طور پر فراہم کردہ کھانے میں عام جائیداد کی منتقلی پر غور نہیں کیا تھا)۔ آخر کار یہ فیصلہ دیا گیا کہ درخواست گزار کے ریستوراں میں آنے والوں کو کھانے کی خدمت کھانے کی فروخت نہیں تھی اور بنگال فائننس (سیلز ٹیکس) ایکٹ، 1941 کے تحت قابل ٹیکس نہیں تھی۔ پوزیشن وہی ہوگی چاہے کھانے کے لئے مجموعی طور پر چارج عائد کیا گیا ہو یا الگ سے آرڈر کردہ پکوانوں کے مطابق۔

ان دو فیصلوں کے نتیجے میں، ہوٹل مالک کی طرف سے اپنے بورڈ ریاستوری ریستوراں کے ذریعہ پیش کیا جانے والا کھانا؛ اپنے گاہکوں کو سیلز ٹیکس کے تابع نہیں کیا جاسکتا تھا۔ مقننہ نے آئین (46 ویں ترمیم) ایکٹ، 1982 منظور کر کے ریاستوں کے لئے صورتحال کو بحال کرنے کی کوشش کی جس کے ذریعہ آئین کے آرٹیکل 366 میں ترمیم کر کے "سامان کی خرید و فروخت پر ٹیکس" کی تعریف میں ذیلی شق 29 اے شامل کی گئی تھی۔ اس ترمیم کے نتیجے میں اشیاء کی خرید و فروخت پر ٹیکس کو ایک وسیع معنی دیا گیا جس میں کسی بھی خدمت کے ذریعے یا کسی بھی دوسرے طریقے سے، سامان، خوراک یا انسانی استعمال یا کسی مشروب کے لئے کوئی دوسری چیز کے ذریعہ فراہمی پر ٹیکس شامل تھا۔

آئین کے آرٹیکل 366 میں شق 29 اے شامل کرنے کے بعد بنگال فائننس (سیلز ٹیکس) ایکٹ، 1941 میں ترمیم کی گئی۔ دفعہ 2 (جی) (3) میں "فروخت" کی تعریف میں ترمیم کی گئی تاکہ دیگر چیزوں کے ساتھ ساتھ کسی بھی خدمت کے حصے کے طور پر یا کسی اور طریقے سے، سامان، خوراک یا انسانی استعمال یا کسی مشروب (چاہے نشہ آور ہو) کے لئے کوئی دوسری چیز شامل ہو، جہاں ایسی فراہمی یا خدمت نقد کے لئے ہو، موخر ادائیگی یا دیگر قیمتی غور و خوض، اور کسی بھی سامان کی اس طرح کی ترسیل، منتقلی یا فراہمی کو اس شخص کی طرف سے ان سامان کی فروخت سمجھا جاتا تھا جو ترسیل، منتقلی یا فراہمی کرتا تھا اور ان سامانوں کی خریداری اس شخص کے ذریعہ کی جاتی تھی جس کو یہ ترسیل، منتقلی یا فراہمی کی گئی تھی۔ ایکٹ میں دفعہ 26 اے بھی شامل کی گئی تھی۔

" 26 اے۔ توثیق اور استثنیٰ - (1) اس ایکٹ کے مقاصد کے لئے، دفعہ 2 کی شق (جی) کی ذیلی شق (2) میں مذکور نوعیت کی فراہمی کے ذریعہ ہر لین دین کو ہمیشہ ایک لین دین سمجھا جائے گا۔ فروخت کا طریقہ، جس کے سلسلے میں ایسی سپلائی کرنے والا شخص فروخت کنندہ ہے اور جس شخص کو یہ سپلائی کی جاتی ہے، وہ خریدار ہے۔ اور کسی بھی عدالت، ٹریبونل یا اتھارٹی کے کسی بھی فیصلے، فرمان یا حکم کے باوجود، مغربی بنگال ٹیکسیشن قوانین (دوسری ترمیم) ایکٹ، 1983 کی دفعہ 3 کے نافذ ہونے سے پہلے اس طرح کے کسی بھی لین دین پر ٹیکس عائد کرنے کو غیر قانونی یا غیر قانونی سمجھا جائے گا، اور اس کے مطابق:

(i) مذکورہ بالا تمام ٹیکس جو اس ایکٹ کے تحت لگائے گئے یا جمع کیے گئے ہیں یا وصول کیے گئے ہیں وہ ہمیشہ اس ایکٹ کے مطابق جائز طور پر لگائے گئے یا جمع کیے گئے سمجھے جائیں گے۔

(ii) کوئی مقدمہ یا دیگر کارروائی کسی عدالت میں یا کسی ٹریبونل یا اتھارٹی کے سامنے جاری نہیں رکھی جائے گی اور کسی بھی عدالت، ٹریبونل یا اتھارٹی کی جانب سے کسی بھی حکم یا حکم پر عمل درآمد نہیں کیا جائے گا جس میں جمع کیے گئے کسی بھی ٹیکس کی واپسی کی ہدایت کی گئی ہو۔



(iii) وصولیاں اس ایکٹ کی دفعات کے مطابق کی جائیں گی جو مذکورہ بالا ٹیکس کے طور پر اس کے تحت وصول کی گئی ہوں گی اگر یہ دفعہ ہر وقت نافذ ہوتا۔

(2) ذیلی دفعہ (1) میں کچھ بھی شامل ہونے کے باوجود، اس میں مذکور نوعیت کی کسی بھی فراہمی کو مذکورہ بالا ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا جائے گا۔

(الف) جہاں 7 ستمبر 1978 کو یا اس کے بعد اور مغربی بنگال ٹیکسیشن قوانین (دوسری ترمیم) ایکٹ، 1983 کی دفعہ 3 کے آغاز سے پہلے کسی بھی ریستوراں یا کھانے کے گھر (جسے کسی بھی نام سے پکارا جاتا ہے) کے ذریعہ اس طرح کی سپلائی کی گئی ہے اور مذکورہ بالا ٹیکس اس بنیاد پر وصول نہیں کیا گیا ہے کہ اس وقت ایسا کوئی ٹیکس عائد یا وصول نہیں کیا جاسکتا تھا۔ یا

(ب) جہاں ایسی سپلائی کسی بھی ریستوراں یا کھانے پینے کے گھر (جس نام سے بھی ہو) کی طرف سے ایسی کوئی سپلائی نہ ہو، 4 جنوری 1972 کو یا اس کے بعد اور مغربی بنگال ٹیکسیشن کے سیکشن 3 کے آغاز سے پہلے کسی بھی وقت کی گئی ہو۔ قانون (دوسری ترمیم) ایکٹ، 1983 اور مذکورہ بالا ٹیکس اس بنیاد پر اس طرح کی فراہمی پر جمع نہیں کیا گیا ہے کہ اس وقت ایسا کوئی ٹیکس عائد یا جمع نہیں کیا جاسکتا تھا۔

بشرطیکہ یہ ثابت کرنے کا بوجھ کہ مذکورہ ٹیکس شق (اے) میں مذکور نوعیت کی کسی فراہمی پر وصول نہیں کیا گیا تھا یا شق (بی) اس ذیلی دفعہ کے تحت استثنیٰ کا دعویٰ کرنے والے شخص پر ہوگی۔

24.8.81 کو، اپیل کنندہ نے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت ایک رٹ پٹیشن دائر کی جس میں الزام لگایا گیا کہ وہ ناردرن انڈیا کیٹرز (انڈیا) لمیٹڈ (سوپرا) میں سپریم کورٹ کے مذکورہ بالا فیصلے کے پیش نظر سبز ٹیکس ادا کرنے کا ذمہ دار نہیں ہے۔ ہائی کورٹ نے رٹ پٹیشن پر حکم امتناعی جاری کیا اور سبز ٹیکس آفیسر کو مذکورہ سرٹیفکیٹ کمیٹیز پر کارروائی سے روکتے ہوئے حکم امتناعی جاری کیا۔ رٹ پٹیشن بالآخر مغربی بنگال ٹیکسیشن



ٹریبونل کو منتقل کر دی گئی۔ ٹریبونل نے نیمائی چندرگن بمقابلہ کمزشل ٹیکس آفیسر، مانیک ٹولا اور دیگران، 75 اے سی ٹی 322 کے معاملے میں اپنے فیصلے کے بعد بنگال فنانس کے سیکشن 2(g) میں دی گئی "فروخت" کی ترمیم شدہ تعریف کے پیش نظر رٹ پٹیشن کو خارج کر دیا۔ (سیلز ٹیکس) سابقہ اثر کے ساتھ ایکٹ۔ تاہم، ٹریبونل کی طرف سے نشاندہی کی گئی کہ درخواست گزار کا مقدمہ ایکٹ کے سیکشن 26A کی ذیلی دفعہ (2) کی شق (a) میں آیا ہے۔ لہذا، درخواست گزار 7 ستمبر 1978 سے مغربی بنگال ٹیکسیشن لاز (دوسری ترمیم) ایکٹ 1983 کے سیکشن 3 کے نافذ ہونے تک ٹیکس سے چھوٹ کا حقدار تھا۔ ثابت کریں کہ اس نے زیر بحث مدت کے دوران سیلز ٹیکس جمع نہیں کیا۔

درخواست گزار کی طرف سے سنیاں نے دلیل دی ہے کہ بنگال ایکٹ کی دفعہ 26 اے میں شق (اے) میں ریستوراں کے ذریعہ کھانے کی فراہمی اور شق (بی) میں کسی بھی نام سے کسی دوسرے ادارے کے ذریعہ کھانے کی فراہمی کے درمیان مصنوعی فرق کیا گیا ہے۔ شق (اے) میں ریستوراں یا کھانے کے گھر کو 7 ستمبر 1978 کو یا اس کے بعد اور مغربی بنگال ٹیکسیشن قوانین (دوسری ترمیم) ایکٹ، 1983 کی دفعہ 3 کے آغاز سے پہلے فراہم کیے جانے والے کھانے پر ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے، بشرطیکہ ریستوراں یا کھانے کے گھر نے اپنے گاہکوں سے کوئی ٹیکس وصول نہ کیا ہو۔ شق (بی) مغربی بنگال ٹیکسیشن قوانین (دوسری ترمیم) ایکٹ، 1983 کی دفعہ 3 کے آغاز تک یعنی 4 جنوری، 1972 کو یا اس کے بعد طویل مدت کے لئے ریستوراں یا کھانے کے گھر کے علاوہ کسی دوسرے ادارے کی طرف سے فراہم کردہ کھانے کو اسی طرح کی چھوٹ دیتی ہے۔ مسٹر سانیاں کا کہنا ہے کہ دفعہ 26 اے (2) کی شق (اے) کے تحت ریستوراں اور شق (بی) کے تحت ہوٹل کے لئے استثنیٰ کی مدت میں ایک غیر معمولی فرق کیا گیا ہے۔ مسٹر سانیاں کے مطابق، اس فرق کی کوئی عقلی بنیاد نہیں ہے کیونکہ ان دونوں فیصلوں کے پیچھے بنیادی اصول ایک ہی تھا۔

جناب سانیاں کی یہ وضاحت دو وجوہات کی بناء پر ناکام ہونی چاہئے۔ دفعہ 26 اے کے آئینی جواز کا سوال ٹریبونل کے سامنے نہیں اٹھایا گیا تھا اور ٹریبونل کے حکم کے خلاف اپیل میں احتجاج نہیں کیا جاسکتا تھا۔ کسی بھی صورت میں یہ الزام بے بنیاد ہے کہ ہوٹل اور ریستوراں کے درمیان غیر منطقی اور غیر منطقی فرق کیا گیا ہے۔ میسرز ایسوسی ایٹڈ ہوٹلس آف انڈیا لمیٹڈ (سپرا) کے معاملے میں فیصلہ 4 جنوری 1972 کو سنایا گیا تھا۔ اس فیصلے کے بعد نہ تو ریونیو کی جانب سے سیلز ٹیکس عائد کیا جاسکتا تھا اور نہ ہی ہوٹل کی جانب سے کھانے پینے کی

اشیاء کی فروخت پر وصول کیا جاسکتا تھا جبکہ اس طرح کی فروخت اس کے رہائشیوں کو فراہم کی جانے والی خدمات کا حصہ تھی۔ لہذا اگرچہ اس لیوی کو دفعہ 26 اے کی ذیلی شق (1) کے تحت توثیق کی گئی تھی، لیکن اس طرح کی فروخت پر ٹیکس کی ادائیگی سے استثنیٰ دفعہ 26 اے کی ذیلی دفعہ (2) کی شق (بی) کے تحت اس فیصلے کی تاریخ سے ترمیمی ایکٹ کی منظوری کی تاریخ تک دیا گیا تھا۔

ایک ریستوراں کی جانب سے اپنے گاہکوں کو کھانے پینے کی اشیاء کی فروخت کا معاملہ ناردرن انڈیا کیٹرز (انڈیا) لمیٹڈ (سپرا) کے معاملے میں نمٹا گیا تھا، جہاں 7 ستمبر 1978 کو فیصلہ سنایا گیا تھا۔ دفعہ 26 اے (2) کی شق (اے) میں ریستوراں یا کھانے پینے کے گھروں کو استثنیٰ اس فیصلے کی تاریخ سے دیا گیا ہے۔ جب دفعہ 26 اے نے سابقہ اثر کے ساتھ ٹیکس کی وصولی کی توثیق کی تو مقننہ نے اس بات کو یقینی بنایا کہ جن افراد نے اس عدالت کے مذکورہ بالا دو فیصلوں کی بنیاد پر ٹیکس وصول نہیں کیا تھا ان پر سابقہ اثر سے ٹیکس کا بوجھ نہیں ڈالا جائے گا۔ چونکہ دونوں فیصلے دو مختلف تاریخوں پر سنائے گئے تھے، لہذا فروخت کنندگان کے دو مختلف طبقوں کو استثنیٰ دینے کے لئے دو مختلف مدتیں مقرر کی گئیں۔ ریستوراں اور کھانے پینے کے گھروں کو ناردرن انڈیا کیٹرز (انڈیا) لمیٹڈ کیس یعنی 7 ستمبر 1978 کو فیصلے کی تاریخ سے استثنیٰ دیا گیا تھا۔ دیگر کو 4 جنوری 1972 کو اور اس سے استثنیٰ دیا گیا تھا یعنی میسرز ایسوسی ایٹڈ ہوٹلس آف انڈیا لمیٹڈ کے معاملے میں فیصلے کی تاریخ۔ درجہ بندی ایک قابل فہم بنیاد پر کی گئی ہے۔ اس میں کوئی غیر منطقی بات نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ دونوں فیصلوں میں ایک ہی اصول پر عمل کیا گیا ہو لیکن دونوں فیصلوں میں ٹیکس دہندگان کے دو مختلف طبقات سے نمٹا گیا ہے۔

تاہم، مسٹر سانیال نے دعویٰ کیا کہ ان کے موکل نے 4 جنوری 1972 سے اپنے صارفین کو فراہم کی جانے والی اشیاء خورد و نوش پر سیلز ٹیکس ادا کرنا اور وصول کرنا بند کر دیا ہے، میسرز ایسوسی ایٹڈ ہوٹلز آف انڈیا لمیٹڈ کے معاملے میں وضع کردہ اصول پر انحصار کرتے ہوئے یہ ہو سکتا ہے۔ تو لیکن ایسوسی ایٹڈ ہوٹل کا معاملہ ایک ریستوران کی طرف سے کی جانے والی فروخت سے متعلق نہیں تھا۔ ایکٹ کا سابقہ عمل، بہت سے ٹیکس دہندگان کو مختلف طریقوں سے متعصبانہ طور پر متاثر کرنے کا پابند ہے۔ لیکن اس سے یہ شق غیر آئینی نہیں ہوگی۔ مقننہ نے ٹیکس دہندگان کے دو طبقوں کو ٹیکس کے اس سابقہ ٹیکس کے بوجھ سے ریلیف دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

اس مقصد کے لیے، اس نے ہوٹلوں اور ریسٹورانوں کے درمیان ایک معقول فرق پیدا کیا ہے اور اس عدالت کے دو الگ الگ فیصلوں کی بنیاد پر انہیں دو الگ الگ تاریخوں سے استثنیٰ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

ہماری رائے میں مقننہ نے مذکورہ بالا دو فیصلوں کی دو تاریخوں کی بنیاد پر ہوٹلوں اور ریسٹورانوں کو استثنیٰ دینے کے مقصد کے لئے ایک جائز درجہ بندی کی ہے۔

اپیل کنندہ کا کیس کسی میرٹ کے بغیر ہے اور خارج کر دیا جاتا ہے۔ درخواست گزار کو اس اپیل کے اخراجات 1700 روپے ادا کرنے ہوں گے۔

ایس وی کے ایل

اپیل خارج کر دی گئی۔